عہدِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فقہی تربیت

اور عہدِ تابعینؒ میں اُس کے نتائج وثمرات (ساتویں قسط)

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ائمۂ فن سے حدیث وآثار کا سماع

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث وآثار کا سماع ائمۂ فن سے کیا ہے اور اس کے لیے سفر کیے، چنانچہ مورخ شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''عنی بطلب الآثار وارتحل فی ذلک۔''(۱)

''موصوف نے حدیث وآثار کی طلب وجستجو میں توجہ کی اور اس کے لیے سفر کیے۔''

ائمہ حدیث سے روایت ...... وسیلۂ تقرب

ائمہ حدیث کی سندیں عالی ہوتی ہیں، ان سے روایت کرنا رسول اللہ ﷺ سے تقرب حاصل کرنا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے تقرب اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے، حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حسب ذیل حدیث نقل کرتے ہیں:

''حدثنا أبو العباس محمد بن یعقوب حدثنا الحسن بن علی بن عفّان العامری ثنا عبداللّٰہ بن نمیر عن الأعمش عن عبداللّٰہ بن مرّۃ عن مسروق عن عبداللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أربع من کن فیہ کان منافقًا خالصًا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کان فیہ خصلۃ من النفاق حتٰی یدعھا، إذاحدث کذب، و إذاعاھد غدر، و إذا وعد أخلف و إذاخاصم فجر۔''(۲)

''ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بیان کیا (ان سے) حسن بن علی بن عفّان عامری نے بیان کیا (ان سے) عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا (ان سے) اعمش نے اور اعمش نے عبداللہ بن مرہ سے (اس نے) مسروق سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے بیان کیا کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ: چار عادتیں جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے

۵:......ابوعبدالرحمٰن طا^س بن ÷ ن v (۳۳-۱۰۶ھ/۶۵۳-۷۲۴ء)

موصوف نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے حدیثیں سنی تھیں، مورخ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ہیں: ''**سمع من زید بن ثابتؓ، و عائشةؓ، وأبی هریرةؓ، و زید بن أرقمؓ، وابن عباسؓ لازم ابن عباسؓ مدةً وهو معدود فی کبراء أصحابه۔**''(۲۱) ....''موصوف نے زید بن ثابتؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، زید بن ارقمؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیثوں کا سماع کیا تھا۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحبت میں ایک مدت تک رہے ہیں، موصوف کا شمار ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کبار تلامذہ میں کیا جاتا ہے۔'' طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا بیان ہے کہ:''میں نے پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے۔''(۲۲)

حبیب بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ:''میرے پاس پانچ ایسی ت یکجا ہوئی ہیں کہ ان جیسی ت کسی کے پاس جمع نہیں تھیں: ۱:......عطاؒ، ۲:......طاؤسؒ، ۳:......مجاہدؒ، ۴:......سعید بن جبیرؒ، ۵:......عکرمہؒ۔''(۲۳)

مذکورہ بالا پانچ میں سے حضرت عطاؒ اور حضرت طاؤسؒ سے راست استفادے کا فخر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل تھا۔مورخ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:''**طاؤس کان شیخ أهل الیمن و برکتهم و مفتیهم،لهٗ جلالة عظیمة۔**''(۲۴) ....''موصوف اہل یمن کے شیخ ہیں، ان کا وجود ان کے لیے باعث برکت ہے اور یہ ان کے مفتی تھے، ان کی علمی شان وعظمت (اہل یمن کے یہاں) بڑی تھی۔''

ان (فقہائے امصار) کی احادیث وفقہی آرا بعض کتاب الآثار میں اور بعض مسانید میں منقول ہیں۔اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا علم کوفہ ہی کے ساتھ مخصوص نہیں تھا، بلکہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بلاد اسلامی کے علمی مرکزوں کے نامور حفاظ اور مشہور فقہائے امصار کے علوم کی جامع تھی۔

اس زمانے میں دینی قیادت وسیادت انہی فقہا ومحدثین کو حاصل تھی جو بڑھ چڑھ کر دین کی خدمت میں مشغول رہتے تھے، مجتہدین ائمہ اربعہ میں یہ سعادت وقبولیت بلاشبہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے، **ذلک فضل اللّٰه یوتیه من یشاء۔**

یاد رکھئے! حرمین، مکہ، مدینہ، عراقین: کوفہ وبصرہ، مصروشام اور یمن یہی مرکزی شہر تھے، جہاں پہلی اور دوسری صدی ہجری میں فقہ وحدیث کا بازار گرم تھا اور معمول بہا سنت کا ذخیرہ جن سے احکام کا استخراج وا ^ ط کیا جاسکتا تھا، انہی فقہا ومحدثین کے پاس موجود ومحفوظ تھا۔اس سے یہ حقیقت بھی عیاں ہو جاتی ہے کہ دوسری صدی کے آخر میں جن ائمہ تابعین کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم محفوظ تھا، اس کا جامع فقہ حنفی ہے۔

www.banuri.edu.pk

مجتہدین ومکثرین صحابہ رضی اللہ عنہم کے علوم وروایات کا جامع امام

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کثرت سے روایت کرنے والے حفاظِ حدیث اور مجتہدین صحابہ رضی اللہ عنہم کا علم ان کے نامور تلامذہ سے حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہے، چنانچہ مورخ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۶۳ھ نے اپنی سند سے ربیع بن انسؒ کا بیان نقل کیا ہے کہ:

''ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ابوجعفر منصور عباسی (۹۵-۱۵۸ھ/۷۱۴-۷۷۵ء) کے پاس آئے، وہاں اس کا وزیر عیسیٰ بن موسیٰ بیٹھا تھا، اس نے خلیفہ سے کہا کہ امام موصوف اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ منصور نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: تم نے کن سے علم حاصل کیا؟ فرمایا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے زمانے میں روئے زمین پر ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہ تھا، یہ سن کر اس نے کہا تم (ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) نے خود کو خوب پختہ عالم بنایا۔''(۲۵)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا بیان سے علوم میں وسعت وتنوع اور جامعیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ ائمہ اربعہ میں مجتہدین صحابہ رضی اللہ عنہم اور کثرت سے حدیثیں روایت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے علوم کے جامع تھے اوران کے پاس احادیث وآثار کا سرمایہ دوسرے ائمہ کی نسبت زیادہ وسیع تھا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بعض اسانید زمرۂ اصح الاسانید میں

۱:......ابوحنیفہؒ عن عطاء بن أبي رباح عن ابن عباسؓ۔

۲:......ابوحنیفہؒ عن نافع عن ابن عمرؓ .... کو زمرۂ اصح الاسانید میں شمار کیا گیا ہے۔ جس طرح مالک عن نافع عن ابن عمرؓ صحیح ترین سند ہے، یہی حکم ابوحنیفہؒ عن ابن عمرؓ کا ہونا چاہیے۔ (۲۶)

۳:......اہل عراق کی عظیم ترین اور صحیح ترین سند سفیان عن منصور عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبداللہؓ ہے۔ (۲۷) ....یہی حکم ابوحنیفہؒ عن منصور عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبداللہؓ کا ہونا چاہئے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عالی صفت سے آراستگی

ائمہ اربعہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اسانید میں دوسرے ائمہ کی بہ نسبت واسطے کم پائے جاتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ موصوف تابعی ہیں، ان کی حدیثیں ثنائی یعنی بعض بہ دو واسطہ اور بعض وحدان بہ یک واسطہ مروی ہیں۔ دیگر ائمہ جیسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہ وہ تبع تابعی ہیں، ان کے یہاں سند میں واسطے بڑھ جاتے ہیں اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بھی تبع تابعی ہیں، ان کے یہاں بھی

www.banuri.edu.pk

واسطے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں وحدان پائی جاتی ہیں، ان کے معاصرین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں وحدان (بہ یک واسطہ روایت) نہیں پائی جاتی۔

ائمۂ فن کا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے احکام ونظریات سے اعتناء

اصولِ حدیث کی کتابوں میں ائمۂ فن قدما ومتاخرین کا اپنی تصانیف میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات وآثار سے اعتناء وبحث کرنا اس امر کا نہایت بین ثبوت ہے کہ اصول حدیث کی کتابوں میں موصوف کے نظریات کو نہایت بلند مقام حاصل ہے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بلند پایہ حفاظِ حدیث میں کیا جاتا ہے۔ ''تذکرۃ الحفاظ'' کے موضوع پر کم وبیش ہر کتاب میں موصوف کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس باب میں ان کی ثقاہت بھی مسلم ہے، چنانچہ حافظ احمد بن عبداللہ العجلیؒ (۱۸۲-۲۶۱ھ) نے تاریخ ثقات میں موصوف کا تذکرہ کیا ہے۔(۲۸) جو اُن کی ثقاہت کی دلیل ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱:......سیر اعلام النبلاء، ج:۶، ص:۳۹۲۔

۲:......معرفۃ علوم الحدیث، ص:۱۱۔

۳:......ایضاً۔

۴:......مقدمہ الجرح والتعدیل، ج:۱، ص:۵۹-۶۰، المحدث الفاصل، ص:۶۱۴۔

۵:......سیر اعلام النبلا، ج۶، ص ۲۹۶۔

۶:......ایضاً، ص:۲۲۷۔

۷:......شرح نخبۃ الفکر، الرحیم اکیڈمی، کراچی، ص ۱۱۲۔

۸:......کتاب المعین فی طبقات المحدثین، عمان، دار الفرقان، ۱۹۸۴ء، ص ۱۷ او ۵۱۔

۹:......سیر اعلام النبلاء، ج:۶، ص:۳۹۱۔

۱۰:......مقدمہ ابن الصلاح، ص ۵۱۷۔

۱۱:......سیر اعلام النبلا، ج ۵، ص ۱۵۸۔

۱۲:......ایضاً

۱۳:......ایضاً، ج ۶، ص ۳۲۔

۱۴:......تذکرۃ الحفاظ، ۱/ ۷۹۔

۱۵:......سیر اعلام النبلاء، ج:۴، ص:۲۹۸۔

۱۶:......ایضاً۔

۱۷:......ایضاً، ۴/ ۲۹۹۔

۱۸:......ایضاً، ۴/ ۳۰۰۔

۱۹:......تذکرۃ الحفاظ، ۱/ ۸۲۔

۲۰:......سیر اعلام النبلاء، ۴/ ۳۰۲۔

۲۱:......ایضاً، ۵/ ۳۹۔

۲۲:......ایضاً، ۵/ ۴۳۔

۲۳:......ایضاً۔

۲۴:......تذکرۃ الحفاظ، ۱/ ۹۰۔

۲۵:......تاریخ بغداد، ج:۱۳، ص:۲۲۴۔

۲۶:......مکانۃ الامام ابی حنیفۃؒ فی الحدیث، محمد عبدالرشید النعمانی، دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۱۵ھ، ص:۸۲-۸۳۔

۲۷:......سیر اعلام النبلاء، ج:۷، ص ۲۳۶، معرفۃ علوم الحدیث، ص:۵۵۔

۲۸:......تاریخ الثقات للعجلی، ص ۴۵۰، (۱۶۹۴)

(جاری ہے)

www.banuri.edu.pk